سلفی شناخت
اور اس کا تحفظ

از

فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ

(أمیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

خصوصی خطاب

بتاریخ: ۱۰/ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، ۳/اکتوبر ۲۰۲۵ء

بمقام: جامع مسجد اہل حدیث، ملت نگر، چپلون

اهتمام

الطاف الرحمن ابوالکلام سلفی

مراجعہ

أبوالمیزان

مرکز الدعوۃ الإسلامیۃ والخیریۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خطبۂ حاجہ

إن الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاَللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمن سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ [آل عمران:۱۰۲]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء:۱]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب:۷۰،۷۱]

أما بعد! فَإِنَّ خيرَ الْحَديث كِتَابُ اللَّه، وخَيْرَ الْهَدْى هدْيُ مُحمّد ﷺ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدثَاتُهَا وكُلّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النار.

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم:

﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ [المائدة:۴۸]

سلفی شناخت اور اس کا تحفظ

معزز حاضرین، بزرگو اور عزیز نوجوانو!

❑ مختلف تہذیبوں کا معاشرہ اور ہماری ذمہ داری:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس سماج اور معاشرے میں پیدا کیا ہے، یہ ایک ایسا معاشرہ ہے جو مختلف تہذیبوں، ثقافتوں، مذاہب اور مسالک کا گھوارہ ہے۔

ایسے متنوع معاشرے میں ہماری تخلیق کا ایک خاص مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ ہمیں آزمائے۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس معاشرے میں کون حق اور خیر کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھتا ہے، اور کون دنیاوی مصلحتوں اور مختلف رجحانات کے دباؤ میں آکر حق سے خود کو الگ کر لیتا ہے یا اپنے اسلامی تشخص اور امتیاز کو مٹا دیتا ہے۔

❑ تخلیق کا تنوع: ایک الٰہی آزمائش:

ذرا سوچیے، اللہ تعالیٰ نے کتنی صراحت کے ساتھ یہ بات بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی امت بنا دیتا۔

○ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِن لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ [المائدۃ:۴۸]

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ تمھیں آزمانا چاہتا ہے اس چیز میں جو اس نے تمھیں دی ہے، پس نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا نہ کر کے ہمیں آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

○ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا﴾ [الفرقان:۲۰]

اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، کیا تم صبر کرتے ہو؟ اور آپ کا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

یہ آیات بہت اہمیت کی حامل ہیں اور انسان کو جھنجھوڑتی ہیں، خاص طور پر ایسے معاشرے میں جہاں مختلف افکار و نظریات کے لوگ بستے ہوں۔ وہاں اگر کوئی شخص حق جاننے کے باوجود سستی برتے، تساہل اختیار کرے، اپنی شناخت کو چھپائے اور اپنے امتیاز و شعار کو اپنانے اور کھلے طور پر اختیار کرنے کے بجائے کچھ اور محسوس کرنے لگے، تو سمجھ لیجیے کہ وہ آزمائش میں پڑ گیا۔

❑ **شناخت کا بحران اور دنیاوی مفادات:**

آج ہمارے درمیان کتنے ہی نظریات موجود ہیں اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ ہمیں ہر طرح کی آزادی بھی حاصل ہے۔ یہ ملک ایک سیکولر جمہوری نظام پر قائم ہے، جہاں ہر مذہب اور مسلک کے لوگوں کو اپنے فکر و نظریے اور اپنی شناخت کے ساتھ زندگی

گزارنے کی آزادی حاصل ہے۔اس کے باوجود، اگر کوئی شخص دنیاوی مفادات اور مصلحتوں کی بنیاد پر اپنی دینی پہچان کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے، تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے اس آزمائشی نظام میں خود کو فیل اور ناکام کرتا ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمھیں اس طرح کے ماحول میں آزمائش میں رکھا ہے: ﴿وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا﴾

انسان حق کو جانتا اور سمجھتا ہے، باطل کو بھی پہچانتا ہے۔ پھر حق و باطل کے درمیان جو امتیاز اور پہچان کی تعلیم دی گئی ہے، اس پر عمل کرنے کے بجائے اگر کوئی اپنی شناخت کو چھپانے کی کوشش کرے گا تو اس کے پیچھے کیا ذہنیت ہو سکتی ہے؟

* ظاہر ہے اس کے پیچھے دنیاداری کی مصلحتیں ہوں گی۔
* کاروباری مصلحتیں اور رشتے ناطے کا دباؤ ہوگا۔
* اپنے سماجی نیٹ ورک کو بچانے کی فکر ہوگی۔
* یا پھر سیاسی مصلحتیں ہوں گی۔

لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم تمام مصلحتوں کو دین کے دائرے میں رہتے ہوئے اپناؤ، اپنی دینی پہچان، اصولی شناخت اور اس شعار کو کبھی مت کھونے دو جو تمھاری اصل ہے۔

❑ **اسلاف کا طرزِ عمل اور ہمارا حال:**

اگر آپ اپنے ہی ملک میں اپنے اسلاف کی تاریخ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آج ہم جتنی بڑی تعداد اور قوت میں ہونے کے باوجود متساہل ہو چکے ہیں، آج سے سو، سوا سو یا ڈیڑھ سو سال پہلے ہمارے اسلاف کی غیرت وحمیت کا یہ عالم نہ تھا۔ وہ لوگ قلتِ تعداد کے باوجود کھلے عام حق اور باطل کے محاذ پر ڈٹے رہتے تھے۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ لڑائی جھگڑا کرتے تھے، بلکہ اپنے عمل سے ثابت کرتے تھے کہ حق، حق ہے اور باطل، باطل ہے۔ اگر یہ واضح امتیاز باقی نہ رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ آزمائشی نظام میں کمزور پڑ گئے ہیں۔

○ اللہ رب العالمین فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ [المائدة:٤٨]

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن وہ تمھیں آزمانا چاہتا ہے اس چیز میں جو اس نے تمھیں دی ہے، پس نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

❑ **تشبہ اور تقلید کا فتنہ:**

ہماری پہچان بالکل واضح اور دوٹوک رہنی چاہیے۔ وہ حدیث جب ہم پڑھتے ہیں تو کیسا محسوس ہوتا ہے؟

○ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“.

جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ انہی میں سے ہے۔ [سنن أبي داود: ۴۰۳۱، وصححہ الألباني]

کسی بھی ایسی قوم یا طبقے کی مشابہت اختیار کرنا، جن کے ہاں گمراہی، انحراف یا ضلالت پائی جاتی ہو، جو صراطِ مستقیم سے ہٹے ہیں، چاہے وہ دین سے باہر ہوں یا دین کے اندر، ان کی مشابہت سے ہمارے نبی ﷺ نے ان سخت الفاظ میں منع فرمایا ہے کہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا شمار اور حشر انہی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

یہ ایک لرزا دینے والی بات ہے۔ آخر کس بنیاد پر کوئی اپنی پہچان کھونا چاہے گا؟ کس بنیاد پر کوئی اپنی شناخت کو ظاہر نہیں کرنا چاہے گا؟

دنیا کا مسئلہ دیکھیے! ہم اس دنیا میں بے شمار مسائل اور مختلف معاملات سے وابستہ ہیں۔ اور دنیا کے معاملات میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص کا اپنا ایک میدان ہے، اور جو لوگ ذرا سا تفوق، برتری یا آگے بڑھنے کا جذبہ رکھتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ترقی کریں، اپنی شناخت کے ساتھ آگے بڑھیں، اپنی پہچان قائم کریں۔

ایک کاروباری تاجر کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے کاروبار کی ایک الگ پہچان ہو، اور لوگ اسی پہچان کی بنیاد پر اس سے وابستہ ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے اعتماد اور معیار (کوالٹی) پر لوگوں کا بھروسہ قائم ہو۔ لوگ اسی ڈھنگ سے زندگی گزارتے ہیں اور

اسی انداز سے دنیا میں آگے بڑھتے ہیں۔

جب دنیا کے ایک فانی معاملے میں، جس کا تعلق صرف اسی دنیا سے ہے، لوگ اپنی شناخت کے لیے اتنے حساس ہیں، تو اس دین کے معاملے میں- جس کا تعلق ہماری دنیا و آخرت دونوں سے ہے، اور جس میں ''حق'' کی نمائندگی اور ترجمانی کا سوال ہے- اگر کوئی اپنی پہچان واضح کرنے کے بجائے چھپانے کی کوشش کرے، تو یہ کتنی بڑی محرومی اور خطرے کی بات ہوگی۔

دین کی نمائندگی، حق کی ترجمانی اور اس کے پیغام کو بلند کرنا ایسا معاملہ ہے جو برملا، کھلے عام اور پوری وضاحت کے ساتھ ظاہر ہونا چاہیے۔حق ہمیشہ نمایاں اور برسرِ بزم رہنا چاہیے۔

- **<u>تقدیر پر ایمان اور ثابت قدمی کا مطالبہ:</u>**

یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بات لکھ دی ہے۔ ہر نفع و نقصان لکھا جا چکا ہے۔جو خیر اور شر اس نے لکھ دیا ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں ہونے والا۔ اور پھر اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے تمھیں امتحان میں بٹھا رکھا ہے تاکہ دیکھے کہ تم صبر کے ساتھ حق پر قائم رہتے ہو یا نہیں؟

یعنی مشکلات برداشت کرو، نفع و نقصان کے حالات کا سامنا کرو، خطرات کو برداشت کرو، لیکن خیر کی طرف آگے بڑھتے رہو۔ یہی دنیا اور آخرت کے لیے خیر و بھلائی کی چیز ہے۔

❑ ہماری نسبت اور ہماری پہچان:

ہمیں دین کے معاملے میں اپنی پہچان پر فخر ہونا چاہیے۔ ہمارے ناموں تک کی پہچان سلف سے ملی ہے۔ ان کی شناخت ان کے ناموں، ان کی شکل وصورت اور ان کے کردار سے تھی۔ جتنے بھی اہل باطل تھے، چاہے وہ دیگر مذاہب کے ہوں یا امت کے داخلی گروہ، سلف نے ان سب سے اپنی پہچان کو ممتاز رکھا اور یہی تعلیم ہمیں دی کہ تمہاری پہچان واضح رہنی چاہیے، اس میں کوئی مشابہت نہیں ہونی چاہیے۔

اگر ایک شخص تقلیدی نیٹ ورک سے جڑا ہوا ہے، اور ہمیں اللہ نے یہ فضل عطا کیا ہے کہ ہم سلف کے اس راستے پر ہیں جو کسی شخصی تقلید کے پابند نہیں تھے، تو یہ نسبت اور یہ پہچان ہمارے لیے ایک اعزاز ہے۔ ایسے معاشرے میں جہاں ایک بڑا طبقہ شخصی تقلید کے نظام سے جڑا ہوا ہے، اگر ہماری پہچان عقیدے، منہج، سلف کے طریقے، اپنے شعار اور نام کے ساتھ قائم نہ رہے، تو ہمارا امتیاز کیسے باقی رہے گا؟

یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں، بلکہ ایک انتہائی اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ یہ ہماری دینی اور فکری شناخت کا سوال ہے۔

لہٰذا ہمیں فکر کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگنی چاہیے کہ ہم ان تمام رجحانات کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں جن کے دباؤ میں ہم کبھی کمزور پڑ جاتے ہیں۔

یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم سب کو ایک ہی جیسا بنا دیتا، لیکن اس نے ہمیں مختلف بنایا

تاکہ دیکھے کہ کون حق پر قائم رہتا ہے۔

اللہ نے ہمیں حق کی بصیرت عطا فرمائی ہے اور ہمیں اس حق کے متعلق علم و یقین حاصل ہے۔ یہی حق ہمارا اشعار ہے، یہی ہماری نسبت ہے۔ ہم اہل السنۃ، اہل الحدیث ہیں۔

ہماری نسبت سنت کے ساتھ ہے۔ ہماری نسبت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہے۔ جب ہم خود کو "اہل السنۃ" یا "اہل الحدیث" کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہم نبی ﷺ کے طریقے، آپ ﷺ کے عقیدے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج پر چلنے والے لوگ ہیں۔ یہی ہماری نسبت ہے، یہی ہمارا فخر ہے اور یہی وہ عظیم شرف ہے جسے ہم بصیرت اور ایمان کے ساتھ سمجھتے ہیں۔

یہ نسبت محض ایک نام نہیں، بلکہ ہماری اصل ہے، ہمارا امتیاز اور ہمارا اشعار ہے۔ اس نسبت کے ساتھ جینا، اسی پر قائم رہنا اور اسی پر مرنا، یہی ہمارا مقصد ہے، تاکہ ہم صبر کے اس امتحان میں کامیاب ہوسکیں۔ یہی وہ امتحان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا﴾ [الفرقان:۲۰]

اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، کیا تم صبر کرتے ہو؟ اور تمھارا رب خوب دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے: ﴿أَتَصْبِرُونَ﴾ "کیا تم صبر کرتے ہو؟"

اللہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم حق کے لیے صبر کرتے ہو یا نہیں کرتے۔

❑ **دعائیہ کلمات:**

دعا ہے کہ رب العالمین ہم سب کو حق پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے، حق کا سچا پیرو کار بنائے اور حق کے شعار کے ساتھ ہمیں زندہ رہنے کی توفیق دے۔

ہم اپنے اس وطن میں جہاں بہت سے مذاہب، تہذیبیں اور مسالک ہیں، ان کے بیچ رہتے ہوئے، جس حق پر ہم قائم ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان، یقین اور بصیرت کے ساتھ، پوری پہچان اور پورے امتیاز کے ساتھ اس پر کاربند رہتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق دے اور اسی پر ہماری موت ہو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

○○○○

ہماری چند اہم مطبوعات

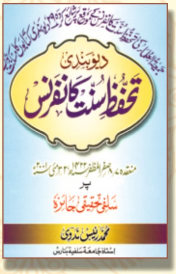

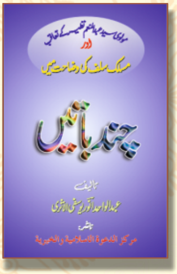

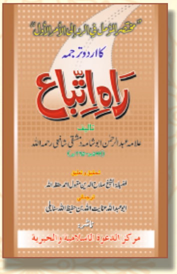

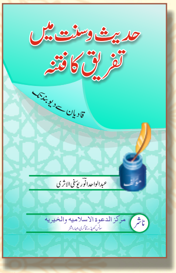

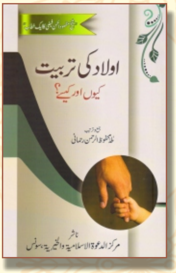

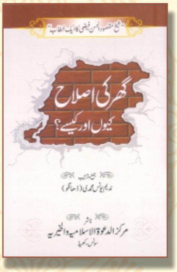

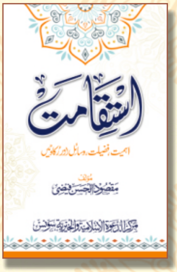

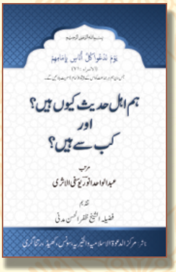

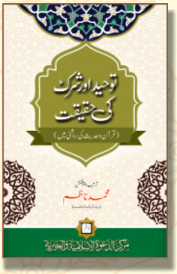

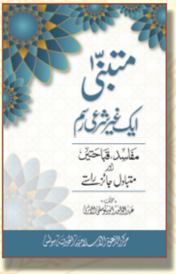

Markaz-ud-Dawatul Islamiyah wal Khayriyah

Bait-us-Salaam Complex, Mahad Naka, Khed, Ratnagiri. Maharashtra - 415709.

+91-9005 9005 85 +91-9005 9005 89 Markaz Ahle Hadees, Kokan